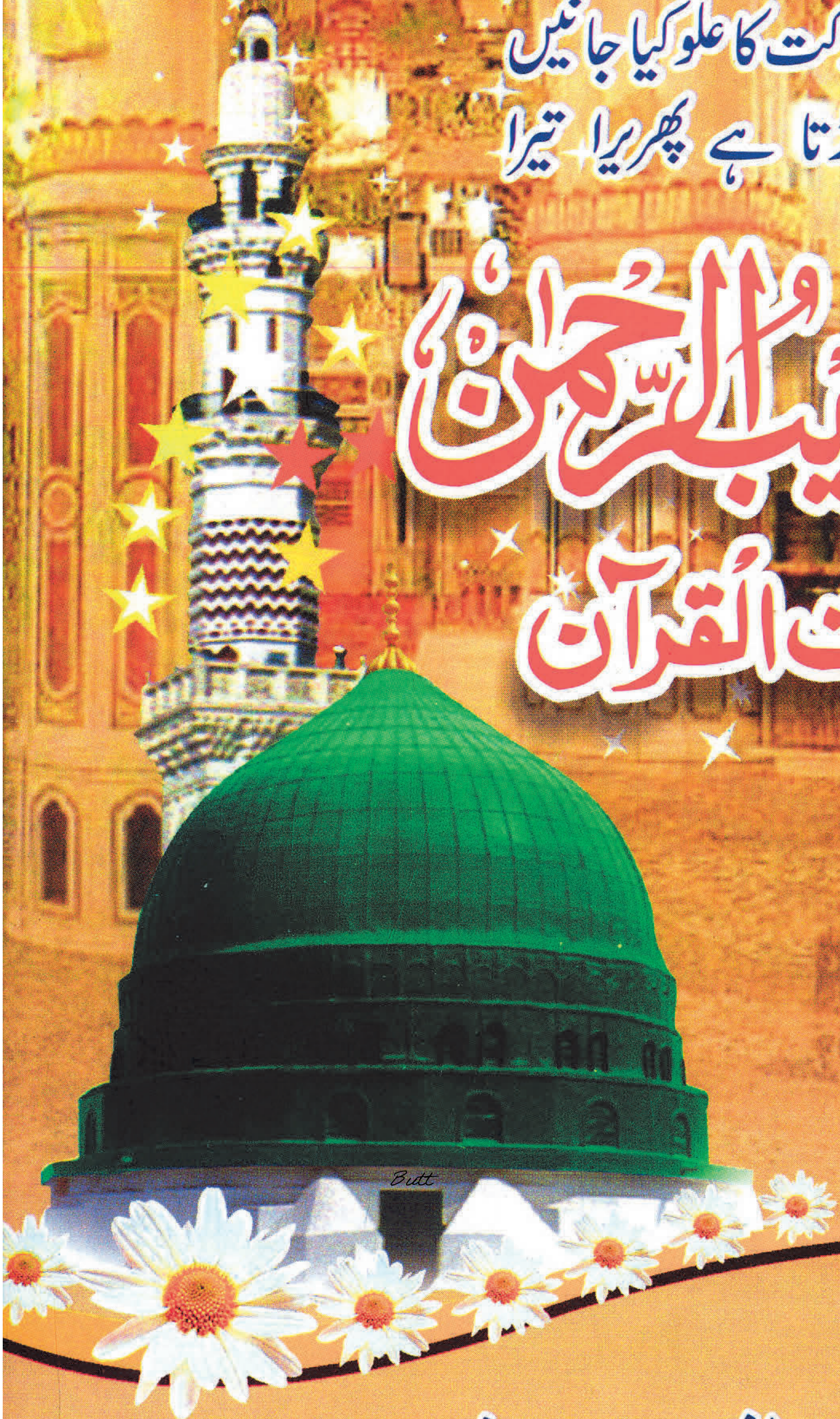
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن

مِن آیاتِ القرآن



حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی

دینی، سماجی، اخلاقی اور ملی اقدار کا محافظ
سہ ماہی
انوارِ رضا
جوہر آباد
چیف ایڈیٹر
ملک محبوب الرسول قادری
Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شانِ حبیب الرحمٰن
مِن آیات القرآن

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی

Butt

انٹرنیشنل غوثیہ فورم زاویہ قادریہ
9429027

هدیۂ

خیبر پختون خواہ سے بزرگ عالم دین حضرت استاذ العلماء

علامہ مولانا **سید سلطان روم چشتی نظامی** مدظلہ

کی ترغیب اور اُم القراء مکۃ المکرمہ کی مقدس فضاؤں میں بسنے والے

اپنے درویش صفت عظیم دوست

الحاج **فضل معبود خان قادری** حفظہ اللہ تعالیٰ

کی خواہش اور آرزو پر اُن کے بھتیجے

عزیز گرامی مولانا **محمد ادریس خان قادری** ابن **فضل حمید خان** حفظہ اللہ تعالیٰ

تھانہ۔ تحصیل بٹ خیلہ۔ ضلع ملاکنڈ۔ خیبر پختون خواہ

کی علوم شریعہ اسلامیہ (درسِ نظامی) کی تکمیل اور جامعہ اسلامیہ لاہور کے

سالانہ جلسہ دستارِ فضیلت کے موقع پر

رب کریم جل وعلا کی بارگاہ عالی میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے

یہ کتاب معزز شرکاء و حاضرین کو ہدیہ کی جا رہی ہے

اے اللہ! بانی ادارہ، صاحبِ فضل قدیر، مترجم تفسیر کبیر

حضرت محقق العصر مولانا **مفتی محمد خان قادری** دامت برکاتہم العالیہ

کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمرِ خضر عطا فرما اور ادارہ کے

جملہ معاونین و اساتذہ کرام کو جزائے خیر سے نواز۔ آمین

مملوکِ محمد **محبوب الرسول قادری**

۲ فروری ۲۰۱۴ء اتوار۔ ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ

فہرست کتاب

مستطاب شانِ حبیب الرحمٰن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارے میں فرماتا ہے۔ "قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ" (یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! فرما دو کہ دنیاوی سامان تھوڑا ہے۔) مگر اس کے باوجود کوئی شخص بھی اس کو شمار نہیں کر سکتا۔ "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" اور اخلاق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بڑے ہی اخلاق والے ہیں۔) جب تمام انسان قلیل کو نہیں شمار کر سکتے' تو اس عظیم اخلاق والے عظیم ترین محبوب کے فضائل کی کس کو طاقت ہے کہ شمار کر سکے۔ لیکن صرف یہ خیال کیا کہ کم از کم بروز قیامت ہمارا نام نعت گویوں اور نعت خوانوں میں آ جائے اور ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کی برکت سے بروز قیامت حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعلین برداروں میں حشر نصیب ہو جائے۔ اور ان کی ثنا خوانی خدا کرے کفارہ سئیات بن جائے توکلا علی اللہ اس مبارک کام کو شروع کیا۔ شروع تو کر دیا مگر مولیٰ تعالیٰ اس کو بخیر و خوبی انجام پر پہنچا دے۔ آمین۔

۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۳ جون سنہ ۱۹۴۲ء بروز پنجشبہ یہ کتاب شروع کی گئی۔ اس کتاب کا نام "شان حبیب الرحمن من آیات القرآن" رکھتا ہوں۔ "وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

احمد یار خاں' بدایونی

مدرس مدرسہ' انجمن خدام الصوفیہ گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کو بنظر ایمان دیکھا جائے تو اس میں اول سے آخر تک نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتی ہے۔ حمد الٰہی ہو یا بیان عقائد گزشتہ انبیاء کرام اور ان کی امتوں کے واقعات ہوں یا احکام' غرض قرآن کریم کا ہر موضوع اپنے لانے والے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد اور اوصاف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ مثال کے طور پر سورہ اخلاص "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کو لیجئے کہ اس میں خدائے قدوس کی صفات کا ذکر ہے۔ اور سورہ لہب کو دیکھئے یعنی "تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" کہ اس میں بظاہر ابولہب کافر اور اس کی بیوی کا تذکرہ ہے۔ از اول تا آخر' مگر جب غور کرو تو یہ دونوں سورتیں محبوب کی نعت پاک سے بھری ہوئی ہیں۔ قل ھو اللہ میں ارشاد ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم کہہ دو کہ اللہ ایک ہے اور وہی بھروسہ کے لائق ہے نہ وہ کسی کی اولاد' نہ اس کی کوئی اولاد وغیرہ وغیرہ' مگر ایک کلمہ "قل" نے (یعنی محبوب تم کہہ دو) اس ساری سورۃ میں نعت کو شامل کر دیا۔ کیوں کہ مرضی الٰہی یہ ہے کہ اے محبوب! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام تو ہمارا ہو اور زبان تمہاری۔

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے ترے سنی
اتنی ہے گفتگو تری اللہ کو پسند

ہماری صفات تو تم دنیا کو بتاؤ اور فرماؤ اللہ احد اور تمہاری صفات ہم ارشاد فرماتے ہیں کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تم کہلواؤ اور محمد رسول اللہ ہم کہلواتے ہیں یعنی ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے منہ سے اپنے اوصاف سنیں تم ہمیں سناؤ۔ اللہُ اَحَدٌ بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ محبوب فرزند سے باتیں سنتے

ہیں، چوں کہ اس کی زبان کے لفظ میٹھے اور پیارے معلوم ہوتے ہیں تو بار بار کہلوا کر سنتے ہیں۔ رب نے اپنے محبوب سے قرآن پڑھوا کر سنا ورنہ میثاق کے دن سب سے پہلے توحید کا اقرار حضور ہی نے کیا تھا۔ یا قل سے یہ مقصود ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دو اللہ احد لہٰذا اگر کوئی انسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بغیر ہماری صفات کو جانے مانے ہرگز عارف یا موحد نہیں۔ جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی توحید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن پاک سے لپٹ کر نہ مانے۔ اسی لئے کلمہ طیبہ کا نام تو ہے کلمہ توحید مگر اس میں اللہ کے ذکر کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی ہے کہ جز اول میں توحید اور جزو دوم میں توحید سکھانے والے کا اسم پاک آ جائے کہ توحید صحیح بغیر رسالت کی دستگیری کے حاصل نہیں ہوتی۔ صلی اللہ علیہ وسلم

"تَبَتْ يَدَى اَبِى لَهَبٍ" میں بھی نعت شامل ہے۔ قل ھواللہ احد میں تو قل فرمانے سے نعت کی شان نظر آئی اور یہاں قل نہ فرمانے سے۔ کیونکہ ایک بار ابو لہب ابن عبدالمطلب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں عرض کیا تھا کہ تبالک آپ تباہ ہو جائیں۔ پروردگار عالم نے اس کلمہ ملعونہ کا بدلہ اور انتقام لیتے ہوئے خود فرمایا کہ "تَبَتْ يَدَ اَبِى لَهَبٍ وَّتَبَّ" (کہ ابو لہب ہلاک ہو جائے) اور وہ ہلاک ہو بھی گیا یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیں ہم خود جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں اب اس سے جہاں ابولہب کی گمراہی و ہلاکت وغیرہ کا ذکر ہوا ساتھ ہی ساتھ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت بارگاہ الٰہیہ میں معلوم ہو گئی کہ ان کی شان میں ادنیٰ سی بکواس کرنے والا خدائے پاک کا دشمن قرار پاتا ہے۔ "مَنْ عَادٰى لِى وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ" (جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس کو اعلان جنگ دیتا ہوں۔) (مشکوٰۃ)

صحابہ کرام و اہل بیت عظام کے مناقب مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے فضائل جو

جو قرآن کریم میں ارشاد ہوئے وہ حقیقت میں نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بادشاہ کے غلاموں کی تعریف اس کے تخت و تاج کی مدحت در حقیقت بادشاہ کی ثنا خوانی ہے۔ کفار کی برائیاں بت پرستوں کی مذمت بھی اسی شہنشاہ کی نعت ہے جس کی مخالفت سے یہ لوگ مردود ہوئے۔

اسی طرح آیات احکام کو دیکھئے کہ سب میں حضور علیہ السلام کی نعت ظاہر ہے مثلاً قرآن میں جگہ جگہ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا یا حج فرض فرمایا، مگر کسی جگہ یہ نہیں بتایا کہ نماز کس طرح پڑھو، کس کس وقت پڑھو، کتنی رکعتیں پڑھو، اسی طرح یہ وضاحت بھی نہ فرمائی کہ زکوٰۃ کون دے، کتنے مال پر دے، کس قدر دے، حج کرو، مگر تمام حج کے قاعدے نہیں بیان کئے۔ ہمارے محبوب علیہ السلام کے مبارک فعل اور قول کو دیکھ لو، ان کی زندگی پاک ہمارے سارے احکام کی مکمل تفسیر ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ نماز، روزہ حج وغیرہ محبوب علیہ السلام کی محبوب اداؤں کا نام ہے۔ ان کی ادائیں پیاری ہیں جو بھی اخلاص سے ان کی سی ادائیں کرے گا مقبول ہو گا۔ اگر کوئی شخص رکوع و سجدہ میں قرآن پڑھ لے اور قیام میں التحیات پڑھے یعنی جو ذکر الٰہی نماز میں ہوتا ہے اس کی ترتیب بدل دے نماز نہ ہو گی۔ آخر یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس نے اگرچہ سارے ارکان ادا کر دیئے اور سارے ذکر بھی کر لئے مگر اس طرح نہیں کئے جس طرح سے محبوب علیہ السلام کرتے تھے۔ پیاری تو ان کی ادائیں ہیں نہ محض تمہارے افعال۔ دیکھو نماز و تلاوت بزبان عربی لازم ہے کہ یہ ہی محبوب کی زبان ہے۔ ہمیں طوطی مینا پیاری ہیں کیونکہ یہ ہماری سی بولی بولتی ہیں اگرچہ بغیر سمجھے ہی سہی۔ تو اے مسلمانو! تم بھی اس محبوب کی بولی بولو اگرچہ بغیر سمجھے ہوئے سہی ثواب پاؤ گے۔ اگر نماز محض درخواست ہوتی تو ہر زبان میں ادا ہو جاتی۔ کہ رب تو ہر زبان جانتا ہے۔ حج میں کیا ہے؟ کہیں ٹھہرنا، کہیں دوڑنا، کہیں کنکر پھینکنا، کہیں طواف میں گھومنا، آخر یہ کام ان تاریخوں میں عبادت کیوں بن گئے؟ اس لئے کہ یہ اللہ والوں کے کام ہیں۔ حدیث پاک

مُطالعہ بریلویت

۲



ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب

ایک تاریخی، فکری اور تحقیقی جائزہ

مطالعۂ بریلویّت

جلد دوم

مُصنّف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ایم اے؛ پی ایچ ڈی

ڈائرکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

تقریظ

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب

مہتمم دار العلوم وقف دیوبند

حافظی بکڈپو دیوبند یو۔پی

Hafzi Book Depot, Deoband (U.P.)

نام کتاب

مطالعہ بریلویت

جلد ——— دوم

مصنف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ایم اے، پی ایچ ڈی

زیر اہتمام

عثمانی برادرس

ناشر

حافظی بکڈپو دیوبند

HAFZI BOOK DEPOT
DEOBAND U.P.

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت ابوالحسن الخرقانیؒ کی پیدائش ۳۵۲ھ کو ہوئی اور بریلوی حضرات بیان کرتے ہیں کہ :

(حضرت ابوالحسن الخرقانیؒ نے) یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں[1]

اس کا مطلب سوائے اس کے کیا لیا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں کے ہاں خدا کی پیدائش ۳۵۰ھ کو ہوئی۔ افسوس ان لوگوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اس سے پہلے ہجرت کے ۳۴۹ سال آخر کس کے حکم کے تحت گزرے۔ ٹھیک ہے جہاں شرک کی آمد ہوتی ہے وہاں عقل ماری جاتی ہے۔

ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں جسم کے الفاظ ایک مسلمان کے لیے کسی طرح گوارا نہ ہونے چاہئیں، خدا کے ملنے اور نہ ملنے کو جسم کی جدائی کہنا کس طرح کسی مومن کے لیے زیبا ہو سکتا ہے۔ افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں شب معراج کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کو ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں :

حجاب اُٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے[2]

جنم کے بچھڑے جڑواں بچوں کو کہتے ہیں جو پیدا ہونے کے بعد کہیں بچھڑ گئے ہوں۔ مولانا احمد رضا خاں کے عقیدے میں یہ دونوں جوڑے تھے جو پہلے کہیں کھو گئے تھے اور معراج کی رات عرش معلیٰ پر گلے مل رہے تھے۔ (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ)

خدا کے لیے بیٹے کی تجویز

اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے :

انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ[3]

ترجمہ : خدا کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اس کی بیوی نہیں

---

[1] فیوضات فریدیہ صہ۶، [2] حدائق بخشش حصہ اول صہ۱۱۳ [3] پ ۷، سورہ الانعام

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ خدا کا کوئی فرزند بھی ہے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ

ذلك قولهم بافواههم يضاهئون قول الذين كفروا من

قبل قاتلهم الله انى يوفكون [1]

یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ ریس کرنے لگے ہیں اگلے کافروں کی بات کی۔ ہلاک کرے اللہ ان کو کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔

مگر افسوس کہ بریلویوں کے مفتی احمد یار گجراتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برملا بیٹے کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے پہلے یہ سمجھا تھا کہ آپ نے صرف مثال بیان کرنے کے لیے بیٹے کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن لفظ بلا تشبیہ نے ہمیں اس حسن ظن پر بھی نہ رہنے دیا۔ مفتی صاحب اس بحث میں کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شان سننا چاہتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے منہ سے اپنے اوصاف سنیں۔ تم ہمیں سناؤ اللہ احد بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ محبوب فرزند سے باتیں سنتے ہیں [2]

فرزند کا لفظ یہاں کسی مثال یا تشبیہ کے لیے نہیں کہا جا رہا۔ حضور کو بلا تشبیہ اللہ کا بیٹا کہا ہے۔

خدا سے کشتی کرنے کا تصور

جس طرح اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا کا کوئی بیٹا نہیں لم یکن له کفواً احد بھی ایک قطعی عقیدہ ہے کہ کوئی خدا کے برابر نہیں۔ کشتی ہمیشہ برابر کے جوڑوں میں ہوتی ہے۔ جب خدا کا کوئی مقابل نہیں، کوئی اس کے برابر نہیں تو اسلام میں خدا سے کشتی کا تصور کیسے راہ پا سکتا ہے۔

افسوس بریلویوں کا عقیدہ ہے:

حضرت ابوالحسن الخرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں پچھاڑ دیا۔ [3]

---

[1] پ ۱۰ سورہ توبہ ع ۵ - [2] شان حبیب الرحمٰن ص۱۳ - [3] فوائد فریدیہ ص۸۴ -